REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

79

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ربوہ

۱۱ جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ

الفضل

فی پرچہ ۱؎

یوم سہ شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۴ صلح ۱۳۳۵ ہش | ۲۴ جنوری ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۳ جنوری۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے متعلق کراچی کی تار سے اطلاع ملی ہے کہ بجلی کے علاج کے بعد پاؤں کے تلووں میں جلن محسوس ہونے لگی۔ مگر ٹانگ کی درد میں افاقہ ہے۔ رات اچھی طرح نیند نہیں آئی۔ لیکن عام طبیعت بہتر ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سویڈن نے مصر کو بارود کی فراہمی منقطع کردی

"بارود کی سپلائی عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان باہمی جھڑپوں کی وجہ سے بند کی گئی ہے"

سٹاک ہالم ۲۳ جنوری۔ سویڈن نے مصر کو بارود کی فراہمی منقطع کر دی ہے۔ کل یہاں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا بارود کی سپلائی اسرائیل اور عرب ممالک کے درمیان حالیہ جھڑپوں کی وجہ سے بند کی گئی ہے۔ ترجمان نے کہا سویڈن کی پالیسی یہ ہے کہ ایسے علاقوں میں جہاں جنگ چھڑنے کا خطرہ ہو بارود نہ بھیجی جائے۔ مشرق وسطیٰ کے علاقے میں آجکل آئے دن خونریز جھڑپیں ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے حکومت سویڈن نے یہی مناسب خیال کیا ہے۔ کہ اس علاقے میں بارود کی فراہمی کا سلسلہ بند کر دیا جائے۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ مصر نے جوابی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔

اسوان بند کی تعمیر سے پہلے دریائے نیل کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ طے ہونا ضروری ہے

مصر اور سوڈان کے نمائندے عنقریب ایک کانفرنس میں اس مسئلہ پر غور کریں گے

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ سوڈان کے وزیر خارجہ جناب مبارک زروق نے کہا ہے کہ سوڈان اسوان بند کے منصوبہ کی اس وقت تک منظوری نہیں دے گا۔ جب تک کہ دریائے نیل کے پانی کی تقسیم کے بارے میں آخری سمجھوتہ نہ ہو جائے۔ کل انہوں نے یہاں اخبار نویسوں کو بتایا کہ پانی کی تقسیم کا مسئلہ فنی نوعیت کا ہے۔ اس کو مصر اور سوڈان کے ماہرین ہی طے کریں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عنقریب طرفین کے نمائندوں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں اس مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔

مشہور مؤرخ پروفیسر سید عبد القادر انتقال فرما گئے

لاہور ۲۳ جنوری۔ مشہور مؤرخ و مصنف پروفیسر سید عبد القادر صاحب کل یہاں ۶۷ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم ربع صدی تک اسلامیہ کالج لاہور میں تاریخ کے پروفیسر رہے۔ آپ اسلامی تاریخ کے بڑے ماہر مانے جاتے تھے۔ ۱۹۱۹ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا معرکۃ الآراء لیکچر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" آپ ہی کی صدارت میں ہوا تھا۔

آج کا دن

— ۲۳ جنوری ۱۹۵۶ء —

آج کے دن ۱۱۰۴ء میں برطانیہ نے کیپ آف گڈ ہوپ پر دوبارہ قبضہ کر لیا تھا۔

آج کے دن ۱۸۲۰ء میں ڈیوک آف کینٹ کا انتقال ہوا تھا۔

آج کے دن ۱۸۶۰ء میں انگلستان اور فرانس کے درمیان پہلے تجارتی سمجھوتہ پر دستخط ہوئے تھے۔

آج کے دن ۱۹۴۲ء میں جاپانی فوجیں سولومن اور نیوگنی کے جزائر میں اتری تھیں۔ یہ واقعہ دوسری جنگ عظیم کا ہے۔

آج کے دن ۱۹۴۲ء میں اتحادیوں کی پانچویں فوج نے اطالیہ کے دارالحکومت روم پر قبضہ کیا تھا۔

آج کے دن ۱۹۴۵ء میں برما سے چین جانے والی سڑک دوبارہ کھولی گئی تھی۔ جنگ کے دوران جاپانیوں نے اسے بند کر دیا تھا۔

آج لکسمبرگ اپنا قومی دن منا رہا ہے۔

مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی مشترکہ تقریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

ربوہ ۲۳ جنوری۔ کل نماز عصر کے بعد وکالت تبشیر کی طرف سے استقبال و الوداع کی ایک مشترکہ تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں مبلغ فلسطین مکرم مولوی محمد شریف صاحب اور مبلغ انڈونیشیا مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کو ان کی مراجعت پر خوش آمدید کہنے کے علاوہ مکرم سید کمال یوسف صاحب کو جو اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں عنقریب یورپ جا رہے ہیں الوداعی ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس تقریب میں دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ استقبال و الوداع کے مشترکہ ایڈریس کے بعد جو مکرم نائب وکیل التبشیر بشارت احمد صاحب بشیر نے پڑھا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

جنرل رزم آرا کے قتل کی مزید تحقیقات

آیت اللہ کاشانی ترغیب دلانے والوں میں شامل تھے

تہران ۲۳ جنوری۔ ایک امریکی خبر رساں ایجنسی نے تہران کے باخبر حلقوں کے حوالہ سے کہا کہ علامہ آیت اللہ کاشانی نے اعتراف کر لیا ہے کہ ۱۹۵۱ء میں "فدایان اسلام" کی طرف سے جنرل رزم آرا کو جب قتل کیا گیا تھا تو ترغیب دلانے والوں میں یہ بھی شامل تھا۔ ایرانی فوج نے اسی تحقیقات کے سلسلہ میں حال ہی میں انہیں گرفتار کیا ہے۔

پاکستان اور ایم سی سی کے درمیان پہلے ٹیسٹ میچ کا دوسرا دن

لاہور ۲۳ جنوری۔ پاکستان اور ایم سی سی کے درمیان پہلا غیر سرکاری ٹیسٹ میچ کل پھر کھیلا جائے گا۔ آج آرام کا دن ہے۔ کل میچ کے دوسرے دن پاکستان نے اپنی پہلی اننگ میں ایم سی سی کے ۱۸۴ رنز کے جواب میں ۱۷۳ رنز بنائے۔ اور اس کا صرف ایک کھلاڑی آؤٹ ہوا۔

- قاہرہ ۲۳ جنوری۔ کل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمرشولڈ نے مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الخالق حسونہ سے ملاقات کی۔

طلوع سحر اور غروب آفتاب

لاہور ۲۳ جنوری۔ آج صبح سورج ۷ بجے طلوع ہوا اور ۵ بجکر ۳۰ منٹ پر غروب ہوگا۔ آج مطلع کسی قدر ابر آلود تھا۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق شمالی علاقوں میں کہیں کہیں مطلع ابر آلود رہے گا اور چھینٹے پڑیں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ر جنوری ۵۶ء

آزادیٔ ضمیر کا اسلامی نظریہ

روزنامہ جنگ مورخہ ۱۸ر جنوری ۵۶ء میں ذیل کی خبر شائع ہوئی ہے:-

"ڈھاکہ ۱۶ر جنوری۔ مسٹر عبد اللطیف بسواس وزیر غذا و زراعت نے گذشتہ شام سلہٹ کے قریب حاجی گنج میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے تمام مذہبی فرقوں سے کہا۔ کہ وہ پاکستانی پرچم پر یقین رکھیں۔ اور یک جہتی سے مادرِ وطن کی خدمت کریں۔ مسٹر بسواس نے کہا۔ مذہب کے لحاظ سے ہم ہندو اور مسلمان ضرور ہیں۔ مگر قومی معاملات میں ہم نہ ہندو ہیں اور نہ مسلمان بلکہ اول آخر پاکستانی ہیں"۔ وزیر موصوف نے کہا۔ کہ پاکستان کے مختلف فرقوں کے درمیان اتحاد و ہم آہنگی سے پاکستان کو اتنی قوت حاصل ہوگی۔ کہ دنیا کے کسی حصہ کے چیلنج کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ ہر خطرے سے مادرِ وطن کی حفاظت کرنے کے لئے ہر فرقہ کے لوگ آگے بڑھیں گے۔ اور ضرورت ہوئی۔ تو ملت کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ دستور کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بسواس نے کہا۔ کہ اس میں شک نہیں۔ کہ دستور اسلامی اصولوں کی روشنی میں تشکیل دیا جا رہا ہے۔ لیکن میں غیر مسلم اقلیتوں کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں۔ کہ مذہبی معاملات میں ان پر ان کے اپنے مذہبی قوانین کی حکومت ہوگی"۔ (روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۱۸ر جنوری ۵۶ء)

یہی بات جو مسٹر عبد اللطیف بسواس وزیر غذا و زراعت نے کہی ہے۔ مختلف پیرایوں میں علامہ اقبال مرحوم۔ قائد اعظم مرحوم حتی کہ خود مودودی صاحب بھی ایک وقت کہہ چکے ہیں۔ ذیل میں ہم فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت سے اس ضمن میں ایک حصہ نقل کرتے ہیں۔ جو مذکرہ بزرگوں کے حوالے پر مشتمل ہے۔

"محمد اقبال نے بھی جو شمالی مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کی ایک متحدہ مملکت کا تصور قائم کرنے والے اولین مفکر سمجھے جاتے ہیں۔ اپنے خطبۂ صدارت (مسلم لیگ ۱۹۳۰ء) میں فرمایا:-

"ہندوؤں کو کسی قسم کا اندیشہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ خود اختیار مسلم مملکتوں کی تخلیق کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ایسی مملکتوں میں کوئی مذہبی قسم کی حکومت قائم ہوگی۔ یہ اصول کہ ہر گروہ کو اپنے خطوط پر آزادانہ ترقی کرنے کا حق ہونا چاہیئے۔ ہرگز کسی تنگ نظرانہ فرقہ پرستی کی پیداوار نہیں ہو سکتا"۔ ....

جماعت اسلامی کے امیر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا خیال بھی یہی ہے۔ کہ اگر کبھی نئی "مسلم مملکت" وجود میں آ گئی۔ تو اس میں حکومت کی ہیئت صرف سیکولر (غیر مذہبی) ہی ہو سکتی ہے۔ .... قائد اعظم نے ۱۱ر اگست ۴۷ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی میں ایک یادگار تقریر کی۔ جس میں نئی مملکت کے بنیادی اصولوں کی تصریح کرتے ہوئے فرمایا:- ....

میں اس معاملے میں انتہائی زور دینا چاہتا ہوں۔ ہمیں اس سپرٹ میں کام شروع کر دینا چاہیئے۔ کچھ مدت میں اکثریت اور اقلیت اور ہندو قوم اور مسلم قوم کی یہ تمام بدنمائیاں غائب ہو جائیں گی۔ کیونکہ آخر مسلمان ہونے کی حیثیت میں بھی تمہارے ہاں پٹھان پنجابی شیعہ۔ سنی وغیرہ موجود ہیں۔ اور ہندوؤں میں بھی برہمن۔ ویشنو۔ کھتری۔ اور پھر بنگالی۔ مدراسی وغیرہ ہیں۔ اگر مجھ سے پوچھو۔ تو میں یہ کہوں گا۔ کہ یہ چیز ہندوستان کی آزادی و خود مختاری کے حصول میں سب سے بڑی رکاوٹ رہی ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو ہم مدتوں پہلے آزاد ہو چکے ہوتے۔ دنیا کی کوئی طاقت کسی قوم کو خصوصاً چالیس کروڑ نفوس کی قوم کو اپنا محکوم نہیں رکھ سکتی۔ اگر یہ بات نہ ہوتی۔ تو کوئی تم کو مفتوح نہ کر سکتا۔ اور اگر کر بھی لیتا۔ تو زیادہ مدت تک تم پر اپنا تسلط قائم نہ رکھ سکتا۔ (چیرز) لہذا اس سے ہمیں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ تم آزاد ہو۔ اس مملکت پاکستان میں تم اپنے مندروں میں آزادانہ جا سکتے ہو۔ اور مساجد اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی جانے میں آزاد ہو۔ تمہارا مذہب۔ تمہاری ذات تمہارا عقیدہ کچھ بھی ہو۔ کاروبارِ مملکت کا اس سے کوئی تعلق نہیں"۔ (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۱۴-۲۱۶)

مسٹر عبد اللطیف بسواس نے آخر میں جو یہ الفاظ فرمائے ہیں:-

"اس میں شک نہیں۔ کہ دستور اسلامی اصولوں کی روشنی میں تشکیل دیا جا رہا ہے۔ لیکن میں غیر مسلم اقلیتوں کو اس امر کا یقین دلاتا ہوں۔ کہ مذہبی معاملات میں ان پر ان کے اپنے مذہبی قوانین کی حکومت ہوگی"۔

(روزنامہ جنگ مورخہ ۱۸ر جنوری ۵۶ء)

ایسے ہیں۔ جن کی مزید تشریح کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں بے شک اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ لیکن یہاں عیسائی اور ہندو بھی بکثرت آباد ہیں۔ اور جب تک ان مذاہب بلکہ تمام مذاہب کے پیروؤں کو یہ اعتماد نہ ہو جائے۔ کہ پاکستان میں یا یوں کہیئے اس اسلامی ریاست میں دوسرے مذاہب والوں کو ہر طرح کے حقوق حاصل ہوں گے۔ جو جمہوری نظاموں خاصکر اقوام متحدہ کی کمیٹی انسانی پیدائشی حقوق میں تمام انسانوں کے لئے تسلیم کئے گئے ہیں۔ اس وقت تک کہا نہیں جا سکتا کہ غیر مذاہب کے پیرو جو پاکستان میں رہتے ہیں۔ اپنے تئیں اس کے محب وطن اور فرمانبردار شہری کہنے کو تیار ہوں گے۔

جہاں تک اسلام کے عالمگیر اصولوں کا تعلق ہے: جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلعم سے مستنبط ہوتے ہیں۔ ذیل میں ہم متذکرہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے اس ضمن میں بھی چند الفاظ نقل کرتے ہیں:-

"سورہ کافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس سورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردارِ انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے۔ اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے۔ کہ یہ انسان کے اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے۔ لیکن ہمارے علماء و محققین اسلام کو جنگجوئی سے کبھی علیحدہ نہیں کریں گے"۔ (تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ صفحہ ۲۳۸)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اور خر زمانہ میں بعض لوگوں نے اسلام کے راستہ میں جو رکاوٹیں پیدا کر دی ہوئی ہیں۔ جن کی بنا پر آج دنیا اسلام سے بدظن ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ اسلامی حکومت کو ایک رجعت پسندانہ حکومت سمجھا جاتا ہے۔ یہ رکاوٹیں ان لوگوں کے اپنے دماغ کی ایجاد کردہ ہیں۔ قرآن اور سنت رسول اللہ میں ان کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔

جیسا کہ تحقیقاتی عدالت کے فاضل ججوں نے اشارہ کیا ہے۔ اسلام نے آزادیٔ ضمیر کا جو معیار پیش کیا ہے۔ جمہوریت حاضرہ ایک مدت کے تلخ تجربات اور مشاہدات کے بعد اس تک پہنچی ہے۔ اس لئے اگر پاکستان کی اسلامی حکومت صحیح معنوں میں کامیاب ہونا چاہتی ہے۔ تو لازم ہے اس کو بعض لادینی جبر و اکراہ کے خیالات سے پاک کیا جائے۔ جنہوں نے اسلام کو دنیا میں بدنام کر رکھا ہے۔ اور اس کی اشاعت و تبلیغ میں حائل ہو رہے ہیں۔

اسلام اس معنی میں ایک تحریک یا نظریہ نہیں ہے۔ جس معنی میں اشتراکیت یا فاشزم لادینی تحریکیں یا نظریات کہلاتی ہیں۔ اس لئے جو لوگ ان لادینی تحریکوں کی مثالیں دے کر جیسا کہ ہم بار بار کہہ چکے ہیں۔ اپنے جبر و اکراہ کے خیالات کو اسلام پر تھوپنا چاہتے ہیں۔ ان سے بڑھ کر اسلام اور اسلامی حکومت کا کوئی دشمن نہیں ہے۔

شکریہ احباب

خاکسار کے بھانجے اور مسٹر عبد الرشید صاحب بھٹی جلسہ سالانہ پر چوٹیں لگنے سے زخمی اور بیہوش ہو گئے تھے۔ اور بظاہر ان کے بچنے کی کوئی امید نہ تھی۔ (میرے بھانجے کے متعلق تو مشہور ہو گیا تھا۔ کہ وہ شہید ہو گئے ہیں) مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس اور دیگر بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل معجزانہ طور پر ان کو دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ ہم ۱۲ دن نور ہسپتال ربوہ اور ۸ دن میو ہسپتال لاہور میں رہنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ۱۷/۱/۵۶ کو گھر پہنچے ہیں۔ گو اب تک میرے بھانجے کے سر میں کچھ درد ہے۔ ڈاکٹروں کی ہدایت ہے۔ کہ ایک ماہ بالکل آرام سے رہے۔ میں حضرت اقدس اور ان ہزاروں بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے ہر طرح مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

خاکسار حکیم محمد سہیل احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کمال ڈیرہ ضلع نوابشاہ سندھ۔

درخواست دعا

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ میرے والد محترم بابو عبد الغنی صاحب انبالوی حال لودھراں ضلع ملتان عرصہ دو سال سے کینسر سے بیمار ہیں۔ Bleeding عموماً ہو جاتی ہے۔ ہر ممکن علاج کیا جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی فائدہ نہیں۔ ورم اور درد میں بھی کافی اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب والد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز میرے چھوٹے بھائی عبد الرؤف رائٹ امسال ایف۔ ایس۔ سی کا اور عبد الشکور انبالوی نمبردار ایم بی بی ایس کا امتحان دیں گے۔ ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ عبد الرشید غنی بی ایس سی لودھراں ضلع ملتان۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

ریکارڈنگ مشین کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کا پیغام

اسلام اور احمدیت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبردست پیشگوئی

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

چند دن ہوئے مجھے عزیزم مکرم چوہدری انور احمد صاحب حال ڈھاکہ مشرقی پاکستان نے اپنی ریکارڈنگ مشین میں ریکارڈ شدہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کی تقریر کا ایک نہایت روح پرور حصہ سنایا۔ اور ساتھ ہی اس خاکسار سے خواہش کی کہ میں بھی ان کی مشین میں اپنے چند الفاظ ریکارڈ کر دوں۔ مجھے اس وقت وہ زمانہ یاد آ گیا۔ جبکہ قادیان میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم کے ذریعہ پہلی دفعہ فونوگراف کا آلہ آیا تھا۔ اور قادیان کے بعض غیر مسلموں نے یہ درخواست کی تھی کہ اس آلہ پر انہیں بھی کچھ سنایا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کی درخواست کو غنیمت جانتے ہوئے اس موقعہ پر چند اشعار کہے۔ جن میں غیر مسلموں کو اسلام کی تبلیغ کی گئی تھی۔ اور اس نظم کا پہلا شعر یہ تھا ؎

آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

یہ نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ فونوگراف میں بھری (اس زمانہ میں یہ آلہ فونوگراف کہلاتا تھا) اور پھر یہ ریکارڈ قادیان کے ہندوؤں وغیرہ کو سنایا گیا۔ اور اس طرح انہوں نے فونوگراف کا ریکارڈ بھی سن لیا۔ جو اس زمانہ میں ایک عجوبہ چیز تھی اور انہیں اسلام کی تبلیغ بھی ہو گئی۔ چنانچہ اس مقدس مثال کی اتباع میں میں نے بھی خیال کیا کہ میں بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر چوہدری انور احمد صاحب کی ریکارڈنگ مشین میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیاں بھر دوں۔ تا کہ گو آواز اس خاکسار کی ہو۔ اور اس طرح ایک عزیز کی خواہش بھی پوری ہو جائے مگر کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہو تا دنیا اس کلام سے فائدہ اٹھائے۔ اور یہ کلام اپنے وقت پر پورا ہو کر خدا کا ایک زبردست نشان ٹھہرے چنانچہ ذیل میں وہ عبارت درج کی جاتی ہے جو اس موقعہ پر میں نے چوہدری انور احمد صاحب کی مشین میں بھری۔ یہ خدائے ذوالجلال کی ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ جو انشاء اللہ اپنے وقت پر ضرور پوری ہو گی۔ اور احمدیت کے ذریعہ دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو کر رہے گا۔ کیونکہ

"قضاء آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"

ریکارڈ شدہ الفاظ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

برادران کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چوہدری انور احمد صاحب نے خواہش کی ہے۔ کہ میں ان کی مشین پر اپنے چند الفاظ ریکارڈ کروں۔ ان کی اس خواہش کے احترام میں میں نے مناسب خیال کیا ہے۔ کہ گو آواز میری ہو۔ مگر الفاظ حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے ہوں۔ تا سننے والے اصحاب ان مبارک الفاظ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں اور میں اور میری نسلیں بھی ان الفاظ کی برکات سے متمتع ہوں۔ سو اس جگہ میں اسلام اور احمدیت کی آئندہ ترقی اور غلبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیاں سناتا ہوں۔ تا دنیا کے لئے یہ ایک نشان ہو۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا۔ جو عزت کے ساتھ دیکھا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کو معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائیگی ۔۔۔۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے کو آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

پھر فرماتے ہیں کہ :۔

"خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاویگا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی۔ اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا ان سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے ۔۔۔۔۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ کر لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو ایک دن پورا ہو گا"

پھر اس عالمگیر غلبہ کا نتیجہ ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں کہ :۔

"میں دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا بحر زخار کی طرح دریا ہے جو سانپ کی طرح پیچ کھاتا مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے۔ اور پھر دیکھتے دیکھتے سمت بدل کر مشرق سے مغرب کی طرف الٹا بہنے لگا ہے۔"

اس پیشگوئی میں یہ عظیم الشان خبر دی گئی ہے۔ کہ اب جو یورپ و امریکہ کی عیسائی قومیں اور یاجوج ماجوج کی عظیم الشان طاقتیں دنیا پر غلبہ پا کر اسلام کو ہر جہت اور ہر جانب سے دباتی چلی جا رہی ہیں۔ گویا کہ ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا دریا ہے۔ جو مغرب سے مشرق کی طرف بہتا اور ہر چیز کو بہاتا چلا آ رہا ہے۔ ایک دن آئیگا کہ اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے نتیجہ میں موجودہ مغربی اقوام بالآخر اس طرح مغلوب ہو جائیں گی۔ کہ یہ بحر مواج اپنا رخ بدل کر بڑے زور کے ساتھ مشرق سے مغرب کی طرف بہنے لگے گا۔ اور اس کے تیز دھارے کو کوئی چیز روک نہیں سکے گی۔ یہ دن اسلام کے دائمی غلبہ اور حضور سرور کائنات حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر سربلندی کا دن ہو گا۔ اور اس وقت دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ وذالک تقدیر العزیز العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

۱۵ ؍ جنوری ۱۹۵۶ء

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل علم کا ذریعہ خدا تعالیٰ کا الہام ہے

"اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے جو خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے۔ یہ ہرگز نہ چاہا۔ کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے۔ اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کر دے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے۔ وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا۔ اور اپنے مناسب مقام پر ٹھہرا۔ اب تمہیں کیا کرنا چاہیئے تا تم اس پانی کو پی سکو۔ یہی کرنا چاہیئے کہ افتاں و خیزاں اس چشمہ تک پہنچو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اشاعتِ اسلام

۱۱۰۰ میل کا تبلیغی سفر۔ ۲ دو نئی جماعتوں کا قیام
۵۳ افراد کا قبول اسلام۔ وزراء و پیراماؤنٹ چیفوں کی دعوت

احمدیہ مشن سیرالیون کی رپورٹ بابت ماہ ستمبر و اکتوبر ۱۹۵۵ء

(۲)

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد سیکرٹری احمدیہ مشن سیرالیون بتوسط وکالت تبشیر — ربوہ

حلقہ بو مکرم قاضی مبارک احمد صاحب انچارج حلقہ بو تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں۔ بے وے ماماجو اور پانڈا جو ماسوا کی جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ ہر سہ مقامات پر پبلک لیکچرز دیئے اور سامعین کو احمدیت کی تعلیم اور صداقت سے آگاہ کیا۔ لیکچروں کے بعد سلسلہ سوال و جواب بھی جاری رہا۔ وہاں ایک پل کے افتتاح کی تقریب میں شرکت کی۔ جہاں سیرالیون کے چیف منسٹر۔ اور چند پیراماؤنٹ چیفس موجود تھے۔ ان سب سے ملاقات کی۔ تعلقات بڑھائے۔ اور مختلف مذہبی اور ملکی امور پران سے گفتگو کی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اپنے عرصہ قیام میں جماعتوں کی خاص میٹنگز بلائیں۔ تربیتی و اخلاقی لیکچرز دیئے اور ایثار و قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ دو افراد کو خدا تعالےٰ نے احمدیت قبول کرنے کا شرف بخشا جن میں سے ایک عیسائی تھا۔

دورہ سے واپسی پر بو مشن کی بک شاپ اور لائبریری جو زیر تعمیر ہیں ان کی نگرانی اور کاریگروں کے کام کی مناسب دیکھ بھال فرماتے رہے۔ اس سلسلہ میں بعض ضروری اشیاء آپ نے خود اپنے ہاتھ سے تیار کیں۔ مثلاً مشن ہاؤس اور بک شاپ اور لائبریری وغیرہ کے لئے آپ نے موزوں اور خوشنما سائن بورڈز تیار کئے۔ اس کے علاوہ یہاں کی جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ روزانہ صبح و شام مسجد میں قرآن کریم اور حدیث ترمذی کا درس دیتے رہے اکتوبر میں سکول کی ایک کلاس کی پڑھائی اور سکول میں عربی تعلیم کی نگرانی کا کام بھی آپ کے سپرد ہوا۔ جسے وہ حتی المقدور سرانجام دیتے رہے۔

حلقہ باجے بو مکرم مولوی محمود احمد صاحب شاد انچارج حلقہ باجے بو تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۰۱ میل کا سفر طے کر کے ان دس جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ باڈو۔ بانگا۔ گمبیوں۔ باڈماں۔ پانگوما۔ سیگبے ماں۔ ٹومبوما مانوا۔ باڈماں۔ سوگوما اور بانگما۔ پانچ مقامات پر پبلک لیکچرز دینے کی توفیق حاصل ہوئی اس کے علاوہ ایک پیراماؤنٹ چیف ایک عیسائی پادری اور بعض معززین علاقہ سے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ دوروں کے سفر میں سلسلہ کی کتب فروخت کیں اور کچھ لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا گیا۔ موضع باڈماں میں دو افراد کو خدا تعالےٰ نے قبول احمدیت کی توفیق بخشی۔

دورہ سے واپسی پر باجے بو کی جماعت کی تربیت و اصلاح میں مشغول رہے۔ قرآن کریم اور حدیث کا درس باقاعدہ جاری رہا۔ اور خطبات جمعہ میں بھی تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی

حلقہ مگبورکا۔ اس حلقہ میں یہ عاجز فریضہ تبلیغ و تبشیر سرانجام دے رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں عربی سکول کی تعلیم و تدریس کا کام باقاعدہ جاری رہا۔ اور مفوضہ امور کی سرانجام دہی کی پوری کوشش کی گئی۔ طلباء کو قرآن کریم یسرنا القرآن اور دیگر عربی اسباق کی تعلیم دی جاتی رہی اور ان میں نماز کا شوق پیدا کرنے نیز ان کی تربیت و اصلاح کے لئے نماز ظہر و عصر سکول میں ہی اجتماعی رنگ ادا کی جاتی ہے خدا تعالےٰ کے فضل سے لوگ سکول کے کام میں کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں طلبہ کی تعداد روز بروز بڑھتی جارہی ہے

ملاقاتیں و زائرین مگبورکا کے معززین و اکابرین شہر سے انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ تعلقات بڑھانے اور پیغام حق پہنچانے کی کوشش کی۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں۔ پرنسپل ایجوکیشن آفیسر ڈسٹرکٹ کمشنر۔ پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل سینٹری انسپکٹر، پوسٹ ماسٹر۔ جنرل سیکرٹری ترقی پسند پارٹی۔ ٹریننگ کالج کے پرنسپل و پروفیسرز۔ فرم ایجنٹس اور شامی تجار خاص قابل ذکر ہیں۔ جن میں سے اکثر کو سلسلہ کے اخبارات و لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔

پریذیڈنٹ ڈسٹرکٹ کونسل سے مگبورکا کے سکول کے دوبارہ اجراء کی منظوری اور عمارت کی مرمت کے لئے گرانٹ کے سلسلہ میں متعدد بار ملاقات کی۔ اور سکول کے دوبارہ اجراء کی اجازت کی کوشش کی۔ پریذیڈنٹ کے مطالبہ پر اخراجات مرمت کا تخمینہ لگا کر ڈسٹرکٹ کونسل میں پیش کیا۔ جس میں سے ۲۰ پونڈ کی رقم منظور ہوئی یہ رقم چونکہ سکول کی خستہ حالت کی بناء پر ناکافی تھی۔ لہذا مگبورکا جماعت کی دو تین ہنگامی میٹنگیں بلا کر ان پر سکول کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور اس سلسلہ میں مالی قربانی کی اپیل کی نیز بو مشن کی طرف سے کچھ امداد حاصل ہونے پر یہ مرمت کا کام شروع کر دیا گیا۔ چنانچہ اب ایک حصہ عمارت مرمت ہو چکا ہے۔ اور باقی کے لئے کوشش جاری ہے۔

بعض اصحاب مشن ہاؤس میں بھی تشریف لاتے رہے۔ جن سے تبادلہ خیالات کیا جاتا اور سلسلہ کا لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔ مثلاً ایک مالکی الفا (عالم) سے دو یوم قریباً دو دو گھنٹہ تک مہدی علیہ السلام کی علامات و ظہور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ جس کا سامعین پر خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھا اثر رہا۔

گورنمنٹ ٹریننگ کے طلبا بھی مشن ہاؤس آتے رہے جن سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ اسلام و احمدیت کی صحیح تعلیم سے انہیں آگاہ کیا گیا۔ بائیبل کے مقابل قرآن کریم اور عیسائیت کے مقابل اسلام کی فوقیت اور عظمت ان پر واضح کی سلسلہ کے اخبارات۔ ٹرتھ۔ افریقن۔ کریسنٹ۔ ریویو آف ریلیجنز اور دیگر پمفلٹ و کتب انہیں مطالعہ کے لئے مفت دی گئیں۔ دو عیسائی طلبہ کافی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور قریباً ہر ہفتہ مشن ہاؤس آکر مختلف مسائل پر گفتگو کرتے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں ہدایت فرمائے اور اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشے

جماعت کی تربیت و اصلاح اس سلسلہ میں روزانہ صبح و شام قرآن کریم و حدیث بخاری اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری رہا اور خطبات جمعہ میں بھی اخلاقی تربیتی اور علمی امور پر روشنی ڈالی جاتی رہی

تبلیغی وفد عرصہ زیر رپورٹ میں ایک تبلیغی وفد بھیجا گیا۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔ اسی طرح دو لوکل مبلغین نے مختلف علاقوں کے کامیاب دورے کئے۔ جو مدینہ، ڈومبوما اور بوعبو میں دو نئی جماعتوں کے

(باقی صفحہ ۵ پر)

اخبار الجمعیۃ کا قابل قدر ریویو
اور
مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکریہ

(از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری قادیان)

معزز معاصر الجمعیۃ دہلی نے اپنی ایک تازہ اشاعت میں مطبوعات تازہ کے تحت پروفیسر الیاس برنی صاحب کے ۳۲ صفحے کے ایک رسالہ موسومہ "قادیانی غلط بیانی" پر پُر از حقائق ریویو لکھا ہے جو یہ ہے:۔

"الیاس برنی صاحب ردّ قادیانیت میں ایک خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ اور ان کی کتاب قادیانی مذہب بہت مقبول ہو چکی ہے۔ قادیانیوں نے بھی ان کے جواب میں قلم اٹھایا تھا۔ اس کتاب میں اپنی جوابات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ قادیانیت کی رفتار دلائل اور مناظرہ بازیوں سے کبھی نہیں رک سکتی۔ ان کا توڑ صرف یہ ہے۔ کہ ساری دنیا میں ہمارے تبلیغی مشن پہنچیں۔ اسلامی لٹریچر انگریزی میں شائع ہو۔ اور مسلمان منظم ہو کر اسلام کو دنیا کے سامنے صحیح طریقے پر پیش کریں۔

ہم دلائل پیش کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اور حریف نے دوسری راہوں سے کام کر کے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے۔ ضرورت ہے کہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے ہم بھی باہر کی دنیا میں کچھ کام کر کے دکھائیں"۔

(الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۵۶ء)

مؤقر الجمعیۃ کا تبصرہ نہایت ہی قابل قدر ہے۔ اس میں نہایت ہی جرأت مندی اور کشادہ دلی سے حقیقت الامر کو وا شگاف کیا گیا ہے۔

جہاں تک احمدیت کی رفتار روکنے اور مسلمانوں کے کچھ کام کر کے دکھانے کا سوال ہے۔ وہ تو واضح ہی ہے۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا نا چے گی۔ نہ از خود "مسلمان منظم" ہو سکتے ہیں۔ اور نہ وہ "اسلام کو دنیا کے سامنے صحیح طریقے پر پیش کر سکتے ہیں"۔ کیونکہ اسلام کسی انسانی مدد کا محتاج نہیں ہے۔ اس کا تعلق اس قادر مطلق حی وقیوم ذات سے ہے۔ جس نے آج سے ۱۴۰۰ سال پیشتر یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون

اسی وعدہ کے مطابق اب تک شجرِ اسلام کی آبیاری ہوتی رہی۔ اور آئندہ بھی اس کی مدد سے ایسا ہوگا۔ اور بموجب قول نبوی لا یزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق کے مطابق ہر زمانہ میں اسلام کو ایسے جاں نثاروں کی جماعت ملتی رہی ہے۔ جو خدمتِ اسلام کا فریضہ صحیح طریق پر ادا کرتی رہی۔ اور اس زمانہ میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا یہ مقدس فریضہ ادا کرنے کی سعادت اس جماعت کو حاصل ہوئی۔ جس کا ٹھوس کام ایک دنیا کے سامنے ہے۔ اور زیر نظر تبصرہ میں اس کا اعتراف کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج نہ صرف دنیائے مغرب بلکہ خود بھارت میں تبلیغ اسلام کی از حد ضرورت ہے۔ افسوس کہ دیگر مسلمان اس سے غافل ہیں۔ اگر وہ اس طرف دھیان دیں۔ تو روحانی طور پر ان کی نسلیں برکتوں پر برکتیں پائیں۔

کیا ہی بہتر ہو جو "قادیانیت کو ختم کرنے" کی غرض سے نہیں۔ بلکہ

"خدمت اسلام"

کے پاک جذبہ کے ماتحت ہر مسلمان میدانِ عمل میں آئے۔ ہم ہر سچے مسلمان کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ وقت کی نزاکت کو پہچانے اور اسلام کے منور چہرہ کو محبت کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرنے میں جماعت احمدیہ کے نقشِ قدم پر چلے۔ اگر جماعت احمدیہ ایک خاص تنظیم کے ماتحت اکناف عالم میں اسلام کے امن بخش پیغام کو پھیلا کر ایک دنیا کی غلط فہمی کو دور کر سکتی ہے۔ تو اس اسلام کی طرف دعوت دینے میں دوسرے مسلمان کیوں پس و پیش کرتے ہیں۔ کیا مقام غیرت نہیں۔ کہ وہ محسنِ اعظم جو کام اور نام کے اعتبار سے سراپا محمدؐ ہے آج دنیا کی نگاہ میں ہر اعتراض کا نشانہ بنا ہوا ہے۔ کیا اسی کی امت کہلانے والے اور اسی کے نام کا کلمہ پڑھنے والے اپنے اندر اتنی بھی ہمت نہیں پاتے۔ کہ احسن طریق پر اسلام کی خوبیاں اپنے ہم وطنوں کے سامنے پیش کریں۔ اگر وہ ایسا کریں۔ تو ضرور ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کی مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالے اور اس کے نیک نتائج نکلیں۔ کیونکہ خدائے قدوس نے فرمایا:۔

ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحًا وقال انني من المسلمین۔ ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ ادفع بالتی ھی احسن فاذا الذی بینک وبینہٗ عداوۃ کانّہٗ ولی حمیم۔

اگر اس آیت کریمہ پر ہر مسلمان سنجیدگی سے غور کرے۔ تو اسے ایک اچھا خاصہ لائحہ عمل ہاتھ آ جاتا ہے۔ جسے قرآنی الفاظ نے نہایت جامع طریق پر بیان کر دیا ہے۔ مگر اس پر استقلال سے قائم رہنے اور آخری دم تک اس راہ میں مالی و جانی مجاہدہ میں مصروف رہنے کی ضرورت ہے۔

پس ہم تمام مسلمانوں کو خدائے رحیم مہربان کے نام پہ اسی کے الفاظ میں دعوت دیتے ہیں کہ

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

یعنی اے دین اسلام پر ایمان کا دعویٰ رکھنے والو! میں تم کو ایک ایسی تجارت کا پتہ دیتا ہوں۔ جو تمہیں دردناک عذاب سے (اور ہمارے نزدیک اس سے بڑھ کر اور کوئی دردناک عذاب نہیں۔ جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کی ارفع شان کو نہ سمجھتے ہوئے وقتاً فوقتاً کسی آدمی کی طرف سے بے حرمتی کا ارتکاب ہوتا ہے) نجات دیگی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ پہلے تم پکے مومن بنو۔ اور پھر خدا کی راہ میں مالی اور جانی جہاد کے لئے اپنے تئیں پیش کردو۔ پس اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھ جاؤ۔ تو یہ کام تمہارے لئے بہت ہی خیر و برکت کا موجب ہوگا۔

۱۹۴۴ء میں دہلی کے ہزارہا مسلمانوں نے جماعت احمدیہ کے ایک جلسہ پر اینٹ اور پتھر برسائے تھے۔ اس وقت بھی حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو اس کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ مہمانوں کی ایسی آؤ بھگت نامناسب ہے۔ مناسب یہ ہے۔ کہ غیر ممالک میں تبلیغ و اشاعت میں ہمارا مقابلہ کرو۔ اس مقابلہ کا عوام خود ہی موازنہ کر کے دیکھ لیں گے۔ کہ احمدی اور غیر احمدیوں میں سے کون بہتر اور قابل قدر ہے۔

آج اس پر بارہ سال کا لمبا عرصہ گذرتا ہے۔ اسی شہر دہلی کے ایک موقر روزنامہ کو یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ جماعت احمدیہ نے کام کر کے اپنا ایک مقام پیدا کر لیا ہے"۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(بشکریہ ہفت روزہ اخبار بدر قادیان)

بنامِ آں کہ نامش را ندانم

(از مکرم جناب پیر صلاح الدین صاحب مظفر گڑھ)

بنامِ آں کہ نامش را ندانم
بہ یادِ آں کہ از یادش زچشمم
فغان و نالہ و آہ و بکا ہا
جنونم جوش کرد ست جانِ جاناں
درونم مے بروں آید زتلخی

پیامِ دل بُرم بادِ لستانم
چکد خونِ دلم از التہابم
بسوئیت مے فرستانم دمادم
رہا ایں جاں لے جانم زجانم
کجا ماند نہاں سر بستہ رازم

دلے بے دست و پا را از دو دستم
چناں بُردی کہ مغز از استخوانم

محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحب ۲۰ر جنوری ۱۹۵۶ء کو جمعہ کے روز راولپنڈی میں ۸۲ سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی قطب الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور نہایت مخلص صحابہ میں سے تھے۔ ۱۹۴۸ء میں راولپنڈی ہی میں ۹۲ سال کی عمر میں وفات پائی تھی اور وہیں امانتاً سپرد خاک کئے گئے تھے۔ آپ کے صاحبزادگان میجر محمد یوسف صاحب اور ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب مورخہ ۲۱ر جنوری ۱۹۵۶ء کو اپنی والدہ محترمہ حضرت حاکم بی بی صاحبہ کے جنازے کے ساتھ حضرت حکیم مولوی قطب الدین صاحبؓ کا تابوت بھی ربوہ لائے۔ اسی روز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر کے بعد دونوں جنازے پڑھائے۔ اور دونوں کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب ان ہر دو بزرگوں کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔ نیز یہ بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ہر طرح ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان پر اپنے افضال کی بارش برسائے۔ آمین۔

درخواست دعا:۔ بندہ ایک مقدمے کے سلسلہ میں ان دنوں دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ لطیف احمد منٹگمری

"بشارات رحمانیہ" کی اشاعت کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ نے آج سے نصف صدی قبل حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کو جبکہ مخالفت کا ایک طوفان آپ کے خلاف برپا تھا یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ کے پاکیزہ الہام میں یہ خوشخبری دی کہ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ نے تمہاری امداد کے لئے ایسے جوانمرد کھڑے کرے گا جن کو ہم خود آسمان سے وحی کریں گے۔ چنانچہ اس الہام کے بعد کثرت سے ایسے لوگ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے جن کو رویا اور کشوف و الہامات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قبول کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس قسم کے خوابوں اور کشوف وغیرہ کا ایک مجموعہ محض اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں نے ۱۹۳۹ء میں "بشارات رحمانیہ" جلد اوّل نامی ایک کتاب میں شائع کر دیا تھا۔ جس سے بہت سے بندگان خدا نے فائدہ اٹھایا اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے قبول کرنے کا انہیں شرف حاصل ہوا۔ اب ایک عرصہ سے کتاب مذکورہ نایاب ہو چکی ہے مگر احباب جماعت کا اس کتاب کے حصول کے لئے تقاضا بدستور جاری ہے سلسلہ کی نہایت برگزیدہ ہستیوں اور میرے بعض مخلص احباب نے مجھے بارہا اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اب ان بزرگوں اور احباب کے حکم کی تعمیل اور کچھ طباعت وغیرہ کی سہولتوں اور خالص تبلیغی ضرورت کے پیش نظر احباب کرام سے عرض پرداز ہوں کہ:۔

اوّل ایسے احباب جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بذریعہ الہام۔ کشف یا خواب اطلاع دی ہو۔ اپنے خواب وغیرہ حلفیہ مؤکد بعذاب بتسم کے ساتھ خوشخط لکھ کر مجھے اپنی پہلی فرصت میں روانہ فرمائیں۔

دوم اگر کوئی احمدی دوست جو خواب وغیرہ کی بنا پر احمدی ہوا ہو اور وہ فوت ہو چکا ہو تو اس کے قریبی عزیز مثلاً بیوی۔ بیٹا یا بھائی جنہوں نے اس سے خواب سنا ہو اپنے الفاظ میں حلفیہ طریق پر لکھ کر مجھے روانہ فرمائیں۔ اور اگر اس خواب کے سننے والے کوئی اور فرد بھی ملیں تو ان کی گواہی بھی ثبت کر دیں۔

سوم۔ اگر خواب یا کشف بیان کرنے والے دوست اپنا فوٹو کتاب میں چھپوانا چاہیں تو پاسپورٹ سائز کے فوٹو بھی روانہ کریں۔ فوٹو بلاک کا خرچ خود ان کے ذمہ ہو گا جس کی بعد میں اطلاع دی جائے گی۔

چہارم۔ بشارات رحمانیہ جلد اوّل والے احباب بھی مذکورہ بالا شرط پر اپنے فوٹو بھجوا سکتے ہیں وہ جلد دوم میں ان کے خوابوں کے ساتھ شائع کر دیئے جائیں گے

نوٹ:۔ بشارات رحمانیہ جلد اوّل کے شائع ہونے کے بعد بعض احباب نے اپنے رؤیا و کشوف مجھے بھجوائے تھے وہ تقسیم ملک کی وجہ سے قادیان ہی میں رہ کر تلف ہو گئے۔ اس لئے ایسے احباب اور نئے داخل سلسلہ ہونے والے احباب جو رویا و کشوف کے ذریعہ داخل سلسلہ ہوئے ہوں اس طرف فوراً توجہ فرما کر اپنے رویاء و کشوف بھجوائیں۔ تاکہ اس آسمانی شہادت کے مجموعہ سے جہاں خلق خدا فائدہ اٹھائے وہاں وہ بھی فرض شہادت سے سبکدوش ہو سکیں۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ

(عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل بلاک ۱۳ ڈیرہ غازیخاں)

تربیت گاہ ترقی دیہات لالہ موسیٰ میں داخلہ

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ۲ فروری ۵۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں

درخواستیں مجوزہ فارم پر جو پراسپکٹس کے ساتھ چار آنے میں تربیت گاہ مذکور میں مل سکتی ہیں ہونی چاہئیں۔ ٹریننگ کے دوران میں ہر طالب علم کو پچاس روپے ماہوار وظیفہ اور ٹریننگ کے بعد ۶۰۔۴۰۔۱۰۰ کے گریڈ میں مشاہرہ دیا جائے گا۔ ٹریننگ کورس ایک سال کا ہو گا

(۱) کم از کم مڈل پاس ہو اور عمر یکم اپریل ۱۹۵۶ء کو ۲۰ سال سے کم یا ۳۵ سال سے زیادہ نہ ہو۔ شادی شدہ جوڑوں کو جو ایک ساتھ تربیت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ ترجیح دی جائے گی۔ بیوی کم از کم پرائمری پاس ہو۔ جو خواتین تنہا داخل ہونا چاہیں۔ ان کی عمر کم از کم ۲۲ سال ہونی چاہیئے۔ اور معیار تعلیم کم از کم مڈل پاس ہو۔ یا ان کے پاس کسی خاص مضمون کے پاس کرنے کا سرٹیفکیٹ ہو۔

(۲) سخت سے سخت کام کرنے میں مستعد رہتا ہو۔ اور تکالیف برداشت کرنے کا عادی ہو۔

(۳) دوسروں کے نقطہ نظر کو سمجھتا ہو اور اپنی معلومات سمجھانے کا طریقہ جانتا ہو۔

(۴) دیہاتی ماحول میں دلچسپی رکھتا ہو اور دیہات کی مشکلات سے واقف ہو۔ نالیاں صاف کرنے اور کھاد بنانے کے کام کو عار نہ سمجھے۔

انتخاب کے لئے درخواست دہندگان کو جسمانی استعداد ذہنی شعور اور طبعی میلان کا امتحان دینا ہو گا۔ اضلاع لاہور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، گجرات جہلم، راولپنڈی کے رہنے والوں کو ترجیح دی جائے گی

پرنسپل تربیت گاہ ترقی دیہات لالہ موسیٰ

تحریک جدید کا سیکرٹری ہر جماعت میں ہونا ضروری ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سالوں کے کسی خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہر جماعت میں "تحریک جدید کا سیکرٹری" ہونا ضروری ہے تا تحریک جدید کا کام احسن طریق سے اور جلد ہو سکے۔ مگر ابھی تک بہت کم جماعتوں میں تحریک جدید کا سیکرٹری ہے۔ اس لئے پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید کا انتخاب ایسے دوست کا کرائیں جو مخلص۔ محنتی اور دل میں سلسلہ کے کام کو اپنا ذاتی کام سمجھ کر کرنے والا ہو۔ بعد انتخاب اس کی منظوری "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے حاصل کی جائے بذریعہ دفتر اس کے فرائض سے بھی آگاہ کرے گا۔ (وکیل المال تحریک جدید)

صدران جماعت و سیکرٹریان مال کی خدمت میں ضروری گزارش

مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ بعض جماعتوں کی طرف سے چندوں کی تدریجی وصولی نہیں ہو رہی۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ سال کے آخر پر یکدم بوجھ پڑے گا۔ زمیندارہ جماعتیں ہر دو فصلیں برداشت کر چکی ہیں مگر ان کی طرف سے آمد نہایت غیر تسلی بخش مقدار میں ہو رہی ہے۔ جلسہ سالانہ گزر گیا۔ مگر اس کے نصف سے زیادہ اخراجات قابل ادا ہیں۔ اب وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے صدران جماعت و سیکرٹریان مال مہربانی کر کے خاص توجہ فرمائیں۔ اور اختتام سال سے پہلے پہلے اپنے بجٹ کو پورا کر لیں۔ رقم میں التوا یا تساہل نہیں ہونا چاہیئے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

تلاش گمشدہ

حافظ محمد شفیع صاحب وار برٹن عرصہ چھ ماہ سے لاپتہ ہے۔ ان کے جانے کے بعد ان کی تین ہمشیرگان فوت ہو گئی ہیں۔ ان کے ماں باپ صدمہ سے پریشان ہیں۔ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی جدائی کی وجہ سے بھی نہایت پریشان ہیں۔ اگر حافظ صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو وار برٹن جلد از جلد پہنچ جائیں۔ اور یا اگر کسی اور دوست کو ان کا پتہ ہو تو وہ ان کو اطلاع کر دیں کہ وہ جلد اپنے والدین کے پاس پہنچ جائیں

محمد علی زعیم انصار اللہ کوچہ احمدیہ ننکانہ صاحب

درخواستہائے دعاء

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار کے نومولود (دوسرے) لڑکے کا نام منور احمد رکھا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے برکتوں کا موجب بنائے آمین تاج الدین لائلپوری (ناظم دار القضاء) ربوہ

(۲) برادرم مکرم محمد اکرام اللہ صاحب کا اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ۱۸ جنوری کو ہوا۔ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے مگر بے حد نقاہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام ان کے لئے نیز ان کی والدہ محترمہ کے لئے جو کہ طویل عرصہ سے علیل ہیں دعا فرمائیں۔ رشیدہ بیگم بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ

(۳) میرے دادا محمد عمر صاحب بریلوی ریٹائرڈ انجینئر کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (محمد سعید قریشی راولپنڈی)

(۴) میرے ماموں منشی عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی گنگا رام ہسپتال لاہور میں آنکھ کے اپریشن کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب کرام دعا فرمائیں۔

حافظ محمود الحق کپورتھلوی از لاہور

(۵) بندہ امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ اور بڑا بھائی ایف۔ اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اور چھوٹے بھائی بھی مختلف امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ہم سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اعجاز احمد خاں متعلم جماعت دہم ڈی بی ہائی سکول وار برٹن شیخوپورہ

(۶) میں بعض دینی و دنیوی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات کو دور کرے اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے آمین (اللہ رکھا گھٹیالیاں حال ربوہ)

(۷) میری والدہ صاحبہ اور دو ہمشیرگان بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ ملک محمد کریم انور ابن ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی ربوہ

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

روسی ایشیائے وسطی کا دورہ

مشہور امریکی صحافی مسٹر سلز برگر کے تاثرات

نیو یارک ٹائمز کے ایڈیٹر مسٹر سلز برگر نے روسی ایشیائے وسطی کا دورہ کرنے کے بعد اس علاقے کے متعلق اپنے تاثرات سپرد قلم کئے ہیں۔ اس میں وہ اس علاقے کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

آج سے کوئی پانچ صدیوں قبل تیمور لنگ کے دار الحکومت سمرقند کا شمار دنیا کے عظیم مراکز میں ہوتا تھا۔ اس کی منڈیوں میں ہندوستان روس اور چین سے تاجر گرم مسالہ، ریشم اور چینی کے برتن فروخت کرنے آتے اور انہیں اطالیہ اور یورپی ممالک کی جمہوریتوں کے ایجنٹوں کے ہاتھ فروخت کرتے تھے۔

وسطی ایشیا جس پر سمرقند ہی کی حکمرانی تھی۔ مشرق اور مغرب کی تہذیب و تمدن کے مابین ایک پل کا کام دیتا تھا۔ شہر سمرقند کی زیب و زینت اور شہرت میں اس کی خوبصورت مساجد، جامعات اور تحقیقی درسگاہیں اضافہ کرتی تھیں۔

یہ امر قابل ذکر اور دلچسپی کا باعث ہے۔ کہ مشہور انگریز مورخ آرنالڈ ٹائن بی کی رائے میں وسطی ایشیا میں جغرافیائی نقطۂ نظر سے پھر ایک بار طاقت و ترقی کا مرکز و منبع بننے کی پوری صلاحیتیں ہیں۔ جو کسی وقت بھی اجاگر ہو سکتی ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ اس فضائی دور میں یہ مقام ایک ایسا مرکز بن سکتا ہے۔ جہاں سے دنیا کی بڑی بڑی آبادیوں والے ممالک کا فاصلہ مساوی ہو۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس دور افتادہ اور فراموش کردہ خطے کے باشندوں کے ان ممالک۔ ان کے عوام اور ان کی تحاریک سے مستحکم رشتے اور قریبی تعلقات برقرار رکھے جا سکتے ہیں جو دنیا کے نقشے پر بڑی دور دور واقع ہیں۔ قازقوں کا ایک قومی شاعر ہے۔ گمبان جیبے۔ اس شاعر نے اپنی نظموں میں اپنے ترکی بھائی بندوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:۔

"میرے دور افتادہ بھائی۔ میرے بھائی جیسے ایک گل لالہ ۔۔ ٹوٹ کے ڈالی سے گر جائے ۔۔ کیا التائی (مرکزی ایشیا کی پہاڑیوں کا سلسلہ) ہم دونوں کی مشترکہ مال نہیں۔ کیا ہم ترکوں نے اپنا شیر دل کھول دیا ہے، اور ڈرپوک بن کر جنگ سے بیزار اور خوفزدہ ہونے لگے ہیں؟ آ۔ ہم دونوں مل کر پھر التائی کی چوٹی پر چڑھیں اور اپنے آباؤ اجداد کے سنہری تخت پر جا گزیں ہوں۔"

طارق پہاڑی جو پاکستان اور کشمیر سے صرف دس میل دور افغانی علاقہ دور ہے۔ اس کے علاقہ میں اسمٰعیلی فرقہ رہتا ہے۔ جس کے مذہبی پیشوا آغا خاں ہیں۔ کلمک ریوڑ چرانے والے ہیں، جو بدھ مت عقیدے کے حامل ہیں۔ تبت کے دلائی لامہ پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور مسلمانوں کی رو بہ انحطاط آبادی کعبہ کو اپنا قبلہ تصور کرتی ہے۔ اور خدائے واحد کی ذات پر ایمان رکھتی ہے۔

شاہنامہ کے شاعر مصنف فردوسی نے جس کا تعلق اسی خطے سے تھا۔ "ایرانی" اور "تورانی" کی دو اصطلاحیں وضع کیں۔ جس کے بعد کی کئی بین ایرانی و بین تورانی تحریکات منسوب ہو گئیں۔ ابھی حال ہی میں ۱۹۲۲ء تک ترکی مہم پسند یہاں ایک عظیم تورانی مملکت کے قیام کا خواب دیکھ رہے تھے۔

اس گنج عافیت میں رہنے کے باوجود یہاں کے عوام نے بیرونی دنیا سے اپنا ربط منقطع نہیں کیا ہے۔ وسطی ایشیا کے مفتی نے "سودیت ازبکوں کے اپنے چچا زاد افغانی بھائیوں کے ساتھ بڑے گرم جوشانہ تعلقات" کا ذکر کیا ہے سعیدہ خلیق وائس پریسیڈنٹ روسی تاجکستان۔ افغانستان کی سرحد کے ایک نئے شہر استالین آباد سے تعلق رکھتی ہیں وہ کہتی ہیں:۔

ہم افغانستان کے تاجکوں سے بہت قرب محسوس کرتے ہیں وہ تو ہمارے بھائی ہیں"۔

ہم اکثر روس کو صرف ایک سلاوی ملک تصور کرتے ہیں۔ لیکن روس کا ترکی۔ ایرانی، مسلم اور مشرق وسطی کے علاقوں سے بڑا اہم تعلق ہے اور صرف وسطی ایشیا اور ماورائے کوہ قاف کے علاقے ہی میں روسی اثر قدیم زاری روس کے حدود سے آگے نہ بڑھ سکا۔

بہر حال سابقہ کوہ قند اور بخارا کے حدود جہاں ایک دور میں برطانیہ نے روسی ڈپلومیسی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا۔ ایک عظیم سیاسی طاقت ابھر رہی ہے۔ برطانیہ کی شہنشاہیت کا تو برصغیر ہندوستان سے خاتمہ ہو گیا۔ لیکن بالشویزم کا عکس کے سرحدوں تک غلبہ ہے اور بڑھتا ہوا روسی اقتدار وسطی ایشیا میں بلاشبہ یورپ کی تکنیک پر عمل کرتے ہوئے معیار زندگی کو بلند سے بلند تر کرنے میں کوشاں ہے۔

خام مال کے وسائل

اس سرحد کے دونوں جانب ایرانی اور تورانی عوام کے مابین اسی طرح رشتہ موانست پایا جاتا ہے جس طرح مغربی اور روسی سلافیوں میں۔ روسی [illegible] ۔۔۔ افغانستان پہنچ چکے ہیں روس کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ قدیم سلطنت بخارا کی طرح اس کی اقتصادیات بھی روسی پڑوسی سے ہم آہنگ ہو رہی ہے

مورخ ٹائن بی کی طرح ماسکو کے منتظرین کو بھی مستقبل میں وسطی ایشیا کی اہمیت واضح نظر آ رہی ہے۔ یہ علاقہ ویسے ہی یورپی روس کو انواع و اقسام کا خام مال بمقدار کثیر فراہم کرتا ہے اس کی زراعت فرغانہ بخارا ترکمانیہ اور بالائی آکسس میں بہتری نظام آب پاشی کی بدولت بتدریج ترقی کر رہی ہے۔ اور اب تو دریائے آب دور نیسی کا رخ موڑ کر بحر کیسپئین اور بحر ارل کی جانب پھیرنے کے دیو ہیکل پروجیکٹ زیر غور ہیں سوویٹ یونین مملکت کا یہ وسیع و عریض علاقہ تاحال پسماندہ اور پنہاں ہے۔ لیکن مستقبل کی ترقی میں اسے ایک اہم رول ادا کرنا ہے۔ ایک جاگیر دارانہ تمدن میں جہاں ناخواندگی کا دور دورہ ہے۔ بالشویزم کا زور کھل کر ظاہر ہونے لگا ہے۔ بخارا جیسا گندہ شہر بھی افغانستان سے بدرجہا بہتر ہے اور تاشقند ریڈیو ایشیا بھر میں کمیونزم کی تشہیر کرتا رہتا ہے۔

اب روسی حکومت کو وسطی ایشیا کے بارے میں اس کا کوئی خدشہ نہیں ہے کہ یہ بین اسلامی یا بین تورانی تحریک کا ہدف بنے گا۔ تحریک بالشویزم جو اب کافی پختہ ہو چکی ہے، دوسری جنگ عظیم کے بعد پورے اعتماد کے ساتھ قرآن اور اسلام کی تعلیمات کے پھیلاؤ کو زیر کر چکی ہے۔ اس کا طاقتور پیغام۔ جوش ہیجان۔ مشرق میں سیاسی انقلاب اور ہندوستان کی فرنٹ پیشقدمی کا پیغام ہے:۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

غلہ:۔ ماش ۔/۱۲/۔ مونگ ثابت ۔/۱۰/۔ مسور ثابت ۔/۸/۔ چنے ۔/۵/۔ تا ۔/۶/۔ کابلی چنے ۔/۶/۔ سیر گندم ۔/۱۱ من تا ۱۲/۱۱ روپے گڑ ۔/۱۰/۔ شکر ۔/۱۰/۔ تا ۔/۱۱/۔ چینی دیسی ۸/۱ تیل:۔ تیل توریہ ۸/۱ تیل ناریل ۔/۳/۔ تیل تل ۔/۲ دیسی گھی ۸/۴ تا ۔/۴ ۔ بناسپتی ۲/۶ روپے

(م) کریانہ:۔ سرخ مرچ ۴/۱ نمک ۲/۔/۔ ہلدی ۸/۳ سیر

خشک میوہ:۔ بادام ۲/۸ ۔ سوگ ۸/۱ تا ۔/۲ روپے ۔ کھوپہ ۸/۲ ۔ پستہ ۔/۱۰ سیر گری بادام ۔/۹

ملک کے دونوں حصوں میں معاشرتی بہبود کیلئے سکول قائم کئے جائیں گے

کراچی ۲۴ جنوری۔ پاکستان میں اقوام متحدہ کی معاشرتی فلاح و بہبود کا کام کرنے والی پارٹی کے سینیئر رکن مسٹر وکٹر ڈی کارسن نے کل صبح معاشرتی فلاح و بہبود کے لئے کم از کم دو سکول کھولنے کی ضرورت پر زور دیا ہے ان میں سے ایک سکول مغربی پاکستان اور دوسرا مشرقی پاکستان میں کھولا جائیگا

انہوں نے یہ انکشاف بھی کیا کہ وہ عنقریب ہی راجشاہی یونیورسٹی کے زیر اہتمام معاشرتی فلاح و بہبود کا ایک سکول قائم کرنے کے امکانات کی چھان بین کرنے کے لئے ڈھاکہ جائیں گے۔ وہ یقین کے ساتھ یہ نہیں بتا سکے کہ مشرقی پاکستان میں یہ سکول کہاں قائم کیا جائے گا۔ اس کا فیصلہ پاکستان میں کام کرنے والی اقوام متحدہ کے معاشرتی کارکنوں کی دوسری ٹیموں کے ارکان سے مشورہ کرنے کے بعد کیا جائے گا۔

معاشرتی فلاح و بہبود کے ماہر مسٹر کارسن نے بتایا کہ حکومت پاکستان ملک میں معاشرتی فلاح و بہبود کے کام کو بڑی سنجیدگی سے اہمیت دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی بہبود و فلاح کی پہلی کڑی ہوتی ہے اور جمہوریت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ عسکری طاقت کے برابر اہمیت رکھتی ہے

مسٹر کارسن کے بیان کے مطابق اگر زکوٰۃ اور رمضان کے مہینہ کی خیراتوں میں زیادہ اشتراک عمل پیدا کیا جا سکے تو ملک میں معاشرتی فلاح و بہبود کا کام بہت ترقی کر سکتا ہے۔

مسٹر کارسن اپنی ابتدائی رپورٹ آئندہ ماہ کسی وقت مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دیں گے۔ اس دوران وہ لاہور اور ڈھاکہ کا دورہ کریں گے۔ وہ آج شام کو لاہور روانہ ہوں گے۔

بمبئی کے ہنگاموں میں ہلاک ہونیوالوں کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی

۲۶ جنوری کو یوم جمہوریہ کے موقع پر زبردست فسادات کا خطرہ

نئی دہلی ۲۳ جنوری۔ مجوزہ صوبائی حد بندیوں کے خلاف مظاہرے اور ہنگامے بعد ازاں کٹک میں تشدد اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ بمبئی کے بعد اب کلکتہ اور اڑیسہ میں بھی منظم بلوے اور فسادات شروع ہو گئے ہیں بمبئی میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو سو تک پہنچ چکی ہے۔ مجموعی طور پر زخمی ہونے والوں کی تعداد پانچ سو اور گرفتار کئے جانے والوں کی تعداد دو ہزار بتائی گئی ہے۔ پولیس نے کل اڑیسہ کے دارالحکومت کٹک میں دو مرتبہ گولی چلائی۔ کلکتہ میں تین افراد ہلاک ہوئے۔

بمبئی میں مختصر سے سکون کے بعد فسادات اور بلوؤں کی آگ پھر بھڑک اٹھی ہے۔ پولیس کو کل بھی مظاہرین اور بلوائیوں کو منتشر کرنے کے لئے کئی جگہ گولی چلانی پڑی۔ ایک غیر سرکاری اندازے کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد دو سو کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے سب ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اور ایک اندازے کے مطابق پانچ سو آدمیوں کو سخت زخم آئے ہیں۔ اب تک کوئی دو ہزار افراد حراست میں لئے جا چکے ہیں۔

مبصروں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ ۲۶ جنوری کو یوم جمہوریہ کے موقع پر بمبئی میں زبردست فسادات ہوں گے۔

بمبئی کے بعد اب اڑیسہ کا دارالحکومت کٹک۔ فسادیوں کی آماجگاہ بن گیا ہے۔ کل یہاں طلبہ نے ایک جلوس نکالا۔ جس کی قیادت۔ طالبات کر رہی تھیں۔ جلوس نے ریڈیو سٹیشن پر حملہ کر دیا اور تاریں کاٹ کر سامان توڑ پھوڑ دیا۔ پولیس کو دو جگہ مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانی پڑی۔ جس سے اڑیسہ اسمبلی کے ایک ممبر کا لڑکا ہلاک ہو گیا۔ طلبہ نے پولیس کی چوکی پر حملہ کر کے ان پانچ طلبہ کو بھی رہا کر الیا۔ جنہیں کل ریل کی پٹڑی پر دھرنا مار کر بیٹھے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ لوگ اب تک لائنوں سے نہیں اٹھے۔ جس کے باعث حکومت نے اڑیسہ سے گزرنے والی گاڑیاں بند کر دی ہیں۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں اشاعت اسلام

بقیہ صفحہ (۴)

قیام کا موجب بنے۔

نومبایعین عرصہ زیر رپورٹ میں سیرالیون پروٹیکٹوریٹ میں محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ۵۳ اصحاب کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق حاصل ہوئی۔ خدا تعالےٰ انہیں استقامت فی الدین اور مضبوط ایمان نصیب فرمائے۔ اور سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت کرے

یہ مختصر رپورٹ ہدیہ ناظرین کرنے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ بزرگان سلسلہ و دیگر اصحاب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس مشن کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں تا خدا تعالےٰ جلد یہاں شجر اسلام کے پھلنے اور پھولنے کے سامان پیدا فرمائے۔ آمین

استقبال للوداع کی مشترکہ تقریب

بقیہ صفحہ ۱

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مبلغین اسلام کو نہایت قیمتی ہدایات سے نوازا اس ضمن میں حضور نے قرآن مجید کے روسی اور فرانسیسی تراجم جلد شائع کرنے کی اہمیت پر زور دینے کے علاوہ یورپ کے نومسلموں کی صحیح معنوں میں تربیت کرنے اور ان میں قربانی کی روح اور خدمت دین کا جذبہ ابھارنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے مبلغین کی یہ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ بیرونی ممالک میں ان کے ذریعہ جو لوگ اسلام قبول کریں وہ محض نام کے ہی مسلمان نہ ہوں بلکہ وہ اسلام کا درد رکھنے والے اور جماعتی چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہوں۔ جب تک ان میں بھی قربانی کی روح ترقی نہیں کرے گی۔ اس وقت تک نہ خود ان کی اپنی زندگیوں میں حقیقی روحانی انقلاب رونما ہو گا اور نہ وہ تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرنے میں مد ثابت ہو سکیں گے۔

آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پاکستان اور ایران عنقریب ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط کریں گے

ایران میں روسی لیڈروں کے حالیہ بیانات کی سخت مذمت کی جا رہی ہے

کوئٹہ ۲۳ جنوری۔ پاکستان کے سفیر متعینہ ایران میجر جنرل رضا نے کل یہاں بتایا کہ پاکستان اور ایران عنقریب ایک ثقافتی معاہدے پر دستخط کرنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاک ایران سرحد کے شمالی حصے کی حد بندی مارچ کے آخر تک مکمل ہو جائے گی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ایران بھر میں افغانستان اور کشمیر کے متعلق روسی لیڈروں کے بیانات کی مذمت کی گئی ہے۔ اور اس سلسلے میں پاکستان کے موقف کو سراہا گیا ہے۔

ایک پریس انٹرویو کے دوران میں انہوں نے بتایا کہ پاک ایران سرحد کے شمالی حصے کی حد بندی مارچ کے اواخر تک مکمل کر لی جائے گی۔

گولڈ سمتھ لائن

انہوں نے مزید بتایا کہ ایران نے اس مقصد کے لئے "گولڈ سمتھ" لائن کے پرانے معاہدے کو اساس قرار دینا منظور کر لیا ہے۔ یہ معاہدہ پہلی جنگ عظیم کے بعد ہندوستان کی برطانوی حکومت اور ایران کے درمیان طے پایا تھا۔ جنرل رضا نے کہا کہ سرحد کے تعین کا سارا کام جلد سے جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ثقافتی معاہدہ

جنرل رضا نے مزید بتایا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان ایک ثقافتی معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے اس سلسلے میں انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مجوزہ معاہدہ سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات اور مستحکم ہو جائیں گے۔ ایران کے عوام پاکستانیوں کے لئے بڑے دوستانہ جذبات رکھتے ہیں اور پاکستانیوں کو اپنا بھائی تصور کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا وہ تمام معاملات میں ہم سے پورا پورا تعاون کرتے ہیں۔

سرحدی پابندیاں

سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معاہدہ بغداد کی رکنیت کے باعث دونوں ملک ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ دونوں ملکوں کی سرحدی پابندیاں اور نرم کرنے کی مساعی کی جا رہی ہیں تاکہ لوگوں کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے کی زیادہ سے زیادہ سہولتیں میسر آسکیں۔

درخواست دعا میرے ماموں مکرم فرزند علی صاحب بٹ عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں صحت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبدالحکیم اکمل بٹ ربوہ

تقریب رخصتانہ

ربوہ۔ کل مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۶ء بروز اتوار مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب آف نور ہسپتال کی صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۵۵ء کو مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے چوہدری عزیز احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (اراضی یعقوب سیالکوٹ) کے ساتھ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں دیگر بزرگان سلسلہ کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ حضرت میاں صاحب موصوف نے رشتہ کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی احباب کرام بھی دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت فرمائے۔ آمین اللھم آمین

روزنامہ الفضل ربوہ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴